بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲ / مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کا ندلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۳ — ۶ - رمضان ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء — نمبر ۴۳

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۳۰

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۳۰

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ہے رغربا سے جنکی آمد ماہوار ۳۰ ہو یا کم صرف ۱۲ عام قیمت مابعد للعہ

فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ لوکل ... عہ افریقہ ..... للعہ

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ربِ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین - اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نمبر ۴۳ | ۷ر رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء | جلد ۲

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈوئی گذشتہ ہفتہ کی ڈاک مین ڈوئی کا بھیجا ہوا ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ اشتہار ڈوئی صاحب نے ایسی حالت مین لکھا ہے۔ جب کہ وہ اپنے بنا کردہ شہر سے خارج شدہ ہے اور کہی دوسری جگہ اس کا قیام عارضی ہے اور اس کے مریدون نے اس کو نبوت اور عہدہ داری سلسلہ سے موقوف کر دیا ہوا ہے۔ اور وہ بہ سبب فالج وغیرہ بیماریون کے اور ان صدمات کے موت کے قریب ہے اور بہ سبب مالی محتاجی کے تنگی کی حالت مین ہے اور عدالت مین ایک جج کے سامنے اس کا مقدمہ پیش ہے اس اشتہار مین وہ لکھتا ہے "مین زندگی سے بیزار ہون۔ مین نے بہت محنت کی بہت سر دردی اٹھائی۔ اب مین تنگ گیا ہون اور مین چاہتا ہون۔ کہ اب مجھ پر موت آجاوے جن لوگون کو مین نے گمنامی کے گڑھے سے نکال کر بڑے بڑے افسر اور عہدہ دار بنایا تھا۔ اونہون نے مجھ پر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا ہے۔ اور مجھ پر ظلم اور خیانت اور دیوانگی کے الزام لگائے ہین۔ اب مین سخت محتاجی مین ہون اور اپنے مریدون سے آگے اپیل کرتا ہون اور منت کرتا ہون کہ وہ میری امداد کرین اور مجھے روپیہ ارسال کرین" ڈوئی نے اپنے اسی اشتہار مین یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ جج نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ تم جو اپنے مریدون کی ایک فوج بناتے تھے یہ حکومت وقت کی بغاوت مین داخل ہے خداتعالی شریر اور مفتری کو کتنی جلدی پکڑتا ہے کس طرح یک دفعہ اس شخص پر خداتعالےٰ کا غضب وارد ہوا ہے۔ اول تو بیماری اور وہ بھی فالج کی طرح سخت جس سے وہ بالکل چلنے پھرنے کے قابل بھی نہین رہا۔ ہر جگہ اس کو اٹھا کر لے جاتے ہین۔ یہ تو جانی مصیبت ہے۔ پھر اس پر مالی مصیبت۔ کہ جو کچھ ساری عمر کا کمایا ہوا اور جمع کیا ہوا تھا جائز یا ناجائز وہ سب اپنے ہی مرید باغی ہو کر غصب کر گئے اور اس کو بالکل بے دخل کر دیا۔ پھر عزت پر ایسا سخت صدمہ پڑا کہ اول تو ولد الزنا ثابت ہوا اور خود اقرار کیا کہ "مین ولد الزنا ہون۔ مگر اس مین میرا قصور کیا ہے۔ کیونکہ کسی کی پیدائش کسی کے اختیار مین نہین" بلکہ لکھا کہ یہ تو میری خداوند یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) اس کو بھی ایسا ہی کہا گیا تھا۔ یہ کس قدر بے حیائی ہے۔ کہ خدا کے پاک نبیون پر ایسے گندے الزام خود عیسائی لگاتے ہین اور عیسائی بھی وہ جو اپنے آپ کو یسوع کا رسول اور اس سے الہام یافتہ قرار دیتے ہین۔ غرض ہر طرح سے اور ہر طرف سے خداتعالےٰ کا عذاب ڈوئی پر نازل ہو رہا ہے اور اس کا ابتدا اس تاریخ سے ہے جب سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہارات اس کو اپنے مقابلہ مین بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ کے واسطے نہ نکلے گا۔ تب بھی خداتعالےٰ تجھے پکڑ لیگا۔ کیونکہ تو نبوت کا جھوٹھا مدعی میرے زمانہ مین کھڑا ہوا ہے۔ ہمارے مخالف مولویون کو چاہیئے کہ وہ غور کرین کہ کیا مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے۔ کیا صادق اور کاذب کے ساتھ خداتعالےٰ کا معاملہ یکسان ہوگا۔ ہمارے مخالف مولویون کو چاہیے کہ امریکہ مین جا کر ڈوئی کے ساتھ مل کر نوحہ کرین کہ قرآن شریف کے برخلاف خدا ان کا دعوے تھا کہ مفتری لمبی مہلت پاتا ہے وہ جھوٹھا نکلا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ڈوئی کو چندہ کر کے بھیجین تاکہ وہ اپنی حالت کو کچھ درست کر کے ان بیچارون کی عزت قائم رکھنے کی کوشش کرے لیکن یاد رکھین۔ کہ خدا کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا۔

شہر فیرمونٹ واقعہ ملک امریکہ کے پادری کلوس صاحب نے گرجے کے پادری پنے سے استعفیٰ دیدیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ گرجے کے ممبر میری بیوی کے لباس پر بے جا طعن کرتے ہین۔ امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ پہلے جب کبھی پادری صاحبان استعفےٰ دیا کرتے تھے تو اسباب استعفےٰ مین کسی غیر کی بیوی کا دخل ہوتا تھا۔ مگر یہ ایک نیا واقع ہے۔

شیخ عبد اللہ کوئلم صاحب رسالہ کریسنٹ مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ دین عیسوی کی بنیاد دو مسائل پر ہے۔ ایک آدم کے ذریعہ سے سب کا گناہ گار ہونا اور دوسرا چار ہزار سال کے بعد یسوع کے ذریعہ سے پھر سب کا نجات کا پا جانا جب کہ عیسائی لوگ اس قسم کے عقاید یسوع کی طرف منسوب کرتے ہین۔ تو تعجب نہین۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ یسوع کو پاگل قرار دین اور مسلمان ان عقاید کو کفر قرار دین۔

اخبار لے گوس ویکلی ریکارڈ لکھتا ہے کہ عیسائی مذہب نے افریقہ کے باشندون کے واسطے روحانی تنزل اور موت اور اخلاقی تنزل کے واسطے ایک وسیع سڑک کا راستہ کھولدیا ہے۔

بی الیف انڈرووڈ صاحب فرماتے ہین کہ بنی آدم کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو گرجا مین موجود ہے

مسٹر جے اے کین سٹ صاحب پر بشپ آف لنڈن نے جو کارروائی کی ہے اس پر کین اسٹریٹ ہوٹل مین ایک بڑا مجمع ہوا۔ کین سٹ صاحب نے پادری صاحب کے برخلاف لیکچر دیا جس پر بڑے نعرے چیرز کے ہوئے اور سب نے پادری صاحب کے حق مین گستاخانہ نعرے لگائے کہ اس کو نکال دو۔ اس کو پھانسی دیدو۔ افسوس ہے کہ انگلستان مین مذہبی پیشواؤن کی کچھ عزت نہین کی جاتی اور عام مجمعون مین ان کے حق مین ایسی سخت کلامی روا رکھی جاتی ہے حالانکہ حکومت پر خود عیسائی لوگ متعین ہین یا شاید وہ دراصل عیسائی نہین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر
۶ - رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

اِنّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ - نَزِیْدُ عُمْرَکَ

ترجمہ - ہم تجھے بعض وہ امور دکھلاویں گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کریں گے۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت زیادہ علیل رہی - مگر بالآخر خدا تعالےٰ کے الہامی وعدے نے جو ۲۳ر اکتوبر کو نازل ہوا اور اوپر لکھا جا چکا ہے - خدام کے واسطے اس علالت کے غم کے بعد فرحت کا ذریعہ پیدا کیا۔

حضرت حکیم نور الدین صاحب بفضل الٰہی بخیر و عافیت ہیں۔ آج کل رمضان شریف میں آپ دن کا بہت سا حصہ درس حدیث میں صرف فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے کام میں مصروف ہیں - جمعہ گذشتہ میں آپ نے مسجد اقصےٰ میں وعظ فرمایا۔

کتاب حقیقت الوحی چھپ چکی ہے - اور جزو بندی ہو رہی ہے امید ہے - عنقریب انشاء اللہ قابل اشاعت ہو جاوے گی۔ کتاب کی قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اس کے واسطے درخواست خریداری بنام مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس علیہ السلام آنی چاہئیں - صرف اسی جگہ سے مل سکے گی۔

اس ہفتہ میں وزیر خان صاحب آسام سے - منشی عبدالقادر صاحب لاہور سے - منشی نذر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے انسپکٹر صاحب مدارس حلقہ امرتسر معہ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور ایک نائب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ۲۶ ماہ حال کو قادیان میں تشریف لائیں گے اور ۲۷ر تاریخ کو مدرسہ کا معائنہ ہوگا - ۲۸ر کو ہی آپ کا قیام اسی جگہ رہیگا اور ان کے تشریف لے جانے کے بعد یکم نومبر کو ہیڈ ماسٹر صاحب جماعت بندی سالیانہ کے لئے مدرسہ کا امتحان لیں گے۔

مفت اخبار بدر دو ماہ کے واسطے اس اخبار کا صفحہ ۴ ملاحظہ فرماویں - رمضان شریف میں قیمت کتب کی رعایت بھی ملاحظہ فرماویں۔

تنبیہ جن اصحاب کی طرف سے قیمت اخبار بابت سنہ ۱۹۰۶ء اخیر نومبر تک وصول نہ ہوگی - ان کے نام اخبار لاچار بند کیا جائیگا۔

ضروری یادداشت بعض احباب غلطی کے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں لکھدیتے ہیں کہ ان کے نام اخبار جاری کیا جاوے - یا اخبار کی قیمت آپ کے نام روانہ کر دیتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو معلوم ہو - کہ حضرت اقدس کا اخبارات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں - یہ اخبارات تمام معاملات میں اپنے آپ ذمہ وار ہیں - ان کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت حضرت صاحب کے ساتھ نہیں ہونی چاہیئے۔

خط و کتابت - کے وقت نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھنا چاہیئے۔

ڈائری

القول الطیب

صاحب نور مرحوم ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ صاحب نور مرحوم کا ذکر تھا۔ حضرت نے احمد نور کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ خدا اس کو بہشت نصیب کرے۔ مَیں اس کی اچانک موت کی خبر سُن کر صدمہ سے خود بیمار ہوگیا تھا۔ اس واسطے جنازہ پڑھنے کے واسطے باہر نہ آسکا۔ مولوی احمد نور صاحب نے ذکر کیا کہ رات بھر قرآن شریف پڑھتا رہا تھا اور صبح کو بالکل تندرست دوکان پہ بیٹھا تھا۔ اچانک موت آگئی۔ دوسرے لوگوں نے ذکر کیا کہ نیک آدمی تہا۔ دنیاوی دھندوں جھگڑوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ علیحدہ رہتا تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ تو دنیوی تعلقات پہلے ہی چھوڑ کر اور ہجرت کرکے قادیان میں آبسا تھا

سلسلہ تصانیف ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی۔ کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید میں کتابیں لکھتے ہیں مگر اُن کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اسواسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنانی چاہیئے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہیئے۔ جو کہ دہلی میں قائم ہو۔ اس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی ثلج صدر نہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو۔ بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہوتی ہے۔ اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آنی چاہیئے اور یہاں لوگ اُس کو دیکھیں۔ اور اُس پر غور کریں کہ آیا وہ چھپنے کے قابل بھی ہے یا کہ نہیں۔ اوّل تو اس قسم کے آدمی پیدا ہوجانے چاہئیں جو دینی علوم سے پوری واقفیت رکھنے والے ہوں۔ عالم باعمل ہوں۔ تاکہ اُن کی تحریر اور تقریر کا دوسروں پر اثر بھی ہوسکے۔ ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو۔ کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔ فرمایا مولوی سید محمد احسن صاحب بحث مباحثہ کے کام میں اور مناظرہ میں یکتا ہیں۔ وہ پورے تحصیل یافتہ ہیں علم حدیث اور علم فقہ کے بڑے ماہر ہیں۔ مخالف مولویوں کے مقابلہ میں سلسلہ تصانیف کا کام خوب کرسکتے ہیں ہر شخص کا کام نہیں کہ ایسے امور میں مداخلت کرے۔

کلام پڑھ کر پھونکنا ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے۔ کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں۔ تاکہ اس کو شفا ہو۔ حضرت نے فرمایا بیشک قرآن شریف میں شفا ہے۔ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کے کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلاء ہے۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔ خدا تعالےٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔

صاحب نور مرحوم

(تین الہامی پیشگوئیوں کا پورا ہونا)

تھوڑے دن ہوئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے وحی پاکر ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ موت تیراں ماہ حال کو۔ یہ الہام ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کا تہا اور ۲۷ ستمبر کے اخبار بدر میں شائع ہوا تہا۔ اس کے متعلق حضرت نے بعد میں فرمایا۔ کہ سرعت الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہتے اسواسطے تیراں کا لفظ تھا یا تیئیس کا یا تیس کا۔ اس سے قبل ایک اور الہامی پیشگوئی ۲ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں شائع ہوئی تہی۔ کہ ایک دم میں دم رخصت ہُوا۔ اور اس سے بھی پہلے ایک الہام حضور اقدس کا اس طرح سے تھا۔ کہ پیٹ پھٹ گیا۔ جو کہ بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تہا۔ یہ تمام پیشگوئیاں اخبار بدر کے علاوہ اخبار الحکم۔ میگزین۔ رسالہ تشحیذ الاذہان۔ رسالہ تعلیم الاسلام میں شائع ہوچکی تھیں اور وہ سب صاحب نور افغان مرحوم کے حق میں گذشتہ جمعہ کے دن ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ شعبان ۱۳۲۴ھ کو پوری ہوئیں۔ صاحب نور مرحوم۔ مولوی احمد نور صاحب افغان تاجر قادیان کا بھائی تہا۔ اور حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردوں میں سے تھا اور قریب چار سال ہوئے کہ تمام اہل و عیال و اطفال کو ساتھ لیکر اور وطن چھوڑ کر حضرت کی قدموں میں جائے سکونت بنائے ہوئے تہا۔ مرحوم ایک غریب مزاج آدمی تھا۔ اکثر قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف رہنا اس کا کام تہا کسی کے ساتھ لڑنا جھگڑنا مطلقاً نہ جانتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسا اخلاص تھا کہ جان و مال سے آپ پر قربان تھا۔ مرحوم کے پیٹ میں ایک رسولی تہی جس کا علاج کیا جاتا تہا مگر اس کے سبب سے مرحوم کو چلنے پھرنے میں اور معمولی کاروبار کی مصروفیت میں کوئی حرج نہ ہوتا تھا۔ گذشتہ جمعہ کی صبح کو مرحوم صحیح تندرست اپنے بھائی کی دوکان پر موجود تھا اور نماز جمعہ سے پہلے خبر ملی کہ صاحب نور ہوگیا اس اچانک موت کی خبر کے سننے سے سب احباب کو سخت صدمہ ہوا معلوم ہوا کہ مرحوم کے پیٹ میں جو رسولی تہی وہ یکدفعہ پھٹ گئی۔ اور ایک بڑا سخت بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس کی مغفرت کرے عمر چالیس سال کے قریب۔ مرحوم کے دو چھوٹے بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہی اور ایک بیوہ ہی اللہ تعالیٰ اُن سب کا آپ حافظ ہو اور انکو اور اس کی ضعیف ماں کو اور بہائی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی وفات بھی سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک نشان ہی۔

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کس طرح ملسکتا ہی اُس کی یہ صورت ہی۔ جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایک سال کا چندہ پیشگی ارسال فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں۔ ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا۔ اور ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت میں ارسال ہوں گے وہ سب بلاقیمت ہوں گے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر اخیر سال تک کے پرچے مفت ملتے رہینگے۔ اُمید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ مینیجر اخبار بدر

قادیان ضلع گورداسپور

ضروری اطلاع

میرے مکرم بھائی منشی عبدالعزیز دہلوی حال کلرک گوجرانوالہ نے حال میں ہی قریباً دو مہینے خالصاً خدمت میگزین کے لئے وقف کرکے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ صاحب موصوف نے نہ صرف اپنے آرام اور آسائش کو ہی ایک خوبی خدمت کے لئے قربان کیا بلکہ اس دورے مین جو انہون نے کلکتہ وغیرہ کی طرف کیا۔ جس میں ہزارہا اشتہار انگریزی اور اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے تقسیم کئے اور کئی خریدار اور معاون رسالہ کے پیدا کئے۔ اس لمبے سفر میں جسقدر خرچ منشی صاحب موصوف کا ہوا اس مین سے ایک پیسہ کا خرچ بھی انہون نے میگزین پر نہین ڈالا۔ بلکہ یہ سب خرچ بھی اپنی گرہ سے ہی کیا۔ کسی انسان کے لئے اس قدر تکلیف اور اخراجات کا گوارا کرنا مشکل ہے۔ جب تک خالص جوش خدمت اسلام کا اس کے دل مین نہ ہو۔ منشی صاحب موصوف جیسا کہ پہلے اطلاع دی جاچکی ہے۔ اس دورہ سے واپس آچکے ہین اور انہون نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے۔ کہ آیندہ بھی وہ فوقتاً فوقتاً اس قسم کی خدمت میگزین کی کرتے رہا کرین گے۔ یہ جوش اس سلسلہ کے لئے جو مخلص احباب کے دلوں مین پیدا ہو رہا ہے۔ ان کامیابیوں کے لئے بطور تمہید ہے۔ جو میگزین کے ذریعہ ظاہر ہونے والی ہیں۔ منشی عبدالعزیز صاحب کے واپس آنے سے پہلے حافظ ابوسعید عرب صاحب اس غرض کے لئے برما جانے کو تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ کارکنان کمیٹی صدر انجمن احمدیہ نے ان کو اپنی خدمات پیش کرنے پر اس کام کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آج وہ بارادہ رنگون یہان سے روانہ ہوگئے ہین اور غالباً ۲۵ر اکتوبر کو لاہور سے رنگون روانہ ہو جائینگے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیابی سے واپس لاوے۔

خاکسار محمد علی

۲۱ر۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

کابل کی تازہ خبرین مظہر ہیں۔ کہ امیر صاحب کی خوب تیاریان ہو رہی ہین۔ افواج اور امیر صاحب کے ہمراہیون کے لئے رسدوچارہ کا قیام کے مختلف مقامات پر انتظام ہو رہا ہے۔

صاحب امیر کابل نے علاقہ بہار مین ایک چھاونی وکارخانہ بارود قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دس ہزار فوج وہان مقیم رہیگی۔ جس کی کمان امیر صاحب کے فرزند ثانی کے سپرد ہوگی۔

مصر کے ایک اخبار نے جدہ مین سخت طاعون ہونے کی خبر اڑا کر اس سال حج کے رک جانے کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ مگر غازی احمد مختار پاشا کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کردی ہے

علاقہ نجد کی معتبر خبرین مظہر ہین کہ امیر مبارک بن صباح۔ امیر ابن رشید اور امیر ابن سعود کے مابین صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ کامیاب ہوگا۔

امیر کابل اس غرض سے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ کہ ان کی سیاحت ہند کا رعایا مین اعلان ہو جاوے۔ ماہ حال کے اخیر تک واپس کابل پہنچ جاوینگے۔

وزیرآباد میونسپل کمیٹی مین ایک خالی ممبری کے لئے انتخاب ہونے والا تھا۔ لیکن ہندو و مسلمانون کے نہایت کشیدہ تعلقات کے جال سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو منسوخ کر دیا۔ خالی جگہ بذریعہ نامزدگی پر کی جاوے گی۔

مسلمانان بمبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ جس میں ۳ ہزار کے قریب آدمی حاضر تھے ۱۴ر اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے ایک طویل اور پرزور تقریر مین حضور وایسرائے کا قرنطینہ حجاج موقوف کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

(وکیل)

یہ دریافت کرنا جملہ مسلمانان عالم کے لئے موجب اطمینان و مسرت ہوگا۔ کہ آخرکار سلطان روم کی دانشمندی و مصلحت اندیشی نے ترکی ایرانی سرحد کے تنازعہ کو طول نہ کھینچنے دیا اور سفیر ایران کی عرضداشت پر باب عالی سے ترکی ارکین

کمیشن حدبندی کے نام احکام صادر ہوگئے۔ کہ وہ حقوق مساوات کا لحاظ رکھکر انصاف کے ساتھ حدود کا تعین کرین۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند کا سرکاری پروگرام

بڑے انتظار کے بعد آخر امیر صاحب کی سیاحت کا سرکاری پروگرام گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہوگیا۔ اس مین کراچی سے آگے سیروسیاحت کی۔ جس قدر تاریخین دی گئی ہین۔ اُن میں حسب ضرورة تغیر وتبدل ہو جانا ممکن ہے۔

۴ر جنوری کی سہ پہر کو ہز مجسٹی لنڈی کوتل مین وارد ہون گے۔ وہان سے ۵ر کی صبح کو روانہ ہوکر اسی روز تیسرے پہر پشاور پہنچین گے ۶ر کو قیام فرماوین گے۔ ۸ر کی شب کو پشاور سے چل کر ۹ر کی صبح کو رونق افروز آکبرآباد ہون گے یہان ایک ہفتہ قیام ہوگا۔ ۱۶ر کی صبح کو وہان سے روانہ ہوکر اسی روز علی گڈھ پہنچین گے۔ یہاں ۸ گھنٹے قیام فرماکر ۱۷ر کو کانپور پہنچین گے اس جگہہ چھ گھنٹے ٹھہرین گے۔ ۱۸ر سے ۲۰ر تک گوالیار میں قیام فرمائیں گے۔ ۲۱ر سے ۲۳ر تک دہلی مین۔ ۲۴ر کو سرہند میں پہنچ کر ۸ گھنٹے مقیم رہیں گے۔ وہاں سے لوٹ پھر ۲۶ر سے ۲۹ر کی صبح تک دہلی۔ ۲۹ر کو اجمیر و سہاگ پور۔ یکم سے ۶ر فروری تک ممالک متوسط میں قیام فرماین گے۔ ۸ر سے ۱۱ر تک بمبئی۔ ۱۲ و ۱۳ر کو بحری سیروسفر۔ ۱۴ و ۱۵ر کو کراچی مین ہون گے۔ ۱۶ر سے ۲۰ر تک کوئٹہ۔ اسی اثناء میں ۱۹ر کو چمن کی سیر کرینگے۔ ۲۱ر کو سکھر پہنچ کر دریائے سندھ کا ریلوے پل ملاحظہ فرمائین گے۔ ۲۲ و ۲۳ر کو بہاول پور مین قیام ہوگا۔ ۲۴ر کو نہر چناب کا ملاحظہ۔ ۲۵ر سے ۲۷ر تک پشاور مین قیام فرماکر ۲۷ر کی شام لنڈی کوتل۔ اور وہاں سے اگلے روز واپس روانہ کابل ہو جائینگے۔

نماز جنازہ

احمدی احباب سے التجا ہے کہ صاحب نور مہاجر مرحوم کے واسطے غائبانہ نماز جنازہ پڑہین۔

انتخاب الاخبار

لاہور میڈیکل کالج کی جماعت سال اول کی تعلیم سائنس لاہور گورنمنٹ کالج کو منتقل کی گئی۔

ٹوبی گورن کو ملبو کی جہازی آمدورفت کے لئے سودیشی کمپنی رجسٹر کی گئی۔ سرمایہ دو لاکھ روپیہ ہے۔

احاطہ بمبئی میں تعداد قحط زدگان قریب ۹ ہزار رہگئی۔ بنگالہ میں قریب ۷۵ ہزار۔

سرحدی صوبہ کے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ٹڈی دل نمودار۔ گوالیار و ساگر میں بھی۔

بنگالہ کے اضلاع ۲۴ پرگنہ۔ جیسور اور پورنیہ میں ٹڈی دل نے فصلوں کا نقصان کیا ہے۔

اٹلی کی شاہزادی مارگریٹ پرسلو نے جزیرہ سسلی میں بلند کھڑکی سے کود کر خودکشی کی۔

لندن کی پولیس جیسی نیکنام تھی ایسے ہی شدید الزام اس پر عاید کئے گئے۔

تحقیقات الزامات کے لئے شاہی کمیشن قائم کی گئی شہادتوں سے رشوت خوری ثابت کی گئی۔

ایک شخص نے کہا وہ ہر سال پولیس والوں کو ۳۰۰۰ روپیہ دیتا تھا۔ کہ اسے چھیڑ چھاڑ نہ کی جاوے جن پولیس افسران پر رشوت کے الزام ثابت پائے گئے۔ ان کے نام پیش کئے گئے۔ نتیجہ کا انتظار ہے۔

ڈریڈناٹ نام جدید جنگی جہاز توپوں کے امتحان میں پورا اُترا۔ ۲۵۰۰ پونڈ بارود خرچ کی گئی۔ تمام توپیں ایک ایک دو دو اور ان بعد یکجا چلائی گئیں۔ لیکن جہاز میں دھمک محسوس نہ ہوئی

پچھلے ہفتے ہندوستان میں طاعون سے چار ہزار ۷۶۰ فوتیاں ہوئیں۔ ان میں سے ۲۲۶۷ فوتیاں احاطہ بمبئی میں تھیں۔ (شہر پونا میں ۸۶۵ فوتیاں اور ضلع پونا میں ۵۹۴ تھیں) پنجاب میں ہفتہ ہذا میں ۲۰۸ فوتیاں ہوئیں۔ صوبجات متحدہ میں ۲۸۰ ممالک وسطی میں ۵۹۷ (جن میں سے ۳۷۴ فوتیاں صرف قصبہ کامٹی میں تھیں) ریاست میسور میں بھی ۲۰۸۔ برما میں ۵۹۔ وسط ہند کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

آسام سے قحط کی جگر خراش خبریں آرہی ہیں۔ سنام گنج اور سلہٹ میں حالت دردناک ہی نہیں ہے۔ بلکہ خوفناک بھی ہے۔ کنارہ کاپال سے فاقہ کشوں کی ہلاکتوں کی خبریں آرہی ہیں۔ خاوند اور سرپرست لوگ اپنی اہلیہ اور زیرسایہ بچوں کو بے تحاشا چھوڑ رہے ہیں۔ لاچار اور مفلس گھرانے مارے فاقوں کے جاں بلب ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اسی حالت میں جان نہ نکل جاوے۔ چاول کا نرخ دس روپیہ فی من ہے۔ تھوک فروشی میں اس نرخ سے بھی پلے نہیں پڑتا۔ شیلانگ کی حالت بھی ایسی ہی ابتر ہے۔ کل خوردنی غلوں کا نرخ چڑھا ہوا پایا جاتا ہے۔ چاول ڈبل روپیہ کا تین سیر ہے۔ مویشیوں کے لئے دلا ہوا چارہ نایاب اور بازاری نرخ آٹھ روپیہ فی من ہے۔ لوگ چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن سراسر ناکافی ہے۔ خدا کے سوا ہے کس مجال ہے کہ نجات دے۔

ایرانی معاہدہ۔ ریوٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ عظمےٰ اور روس ایران کو چار لاکھ پونڈ قرضہ دینے کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ جس میں سے ہر ایک لاکھ پونڈ ادا کریں۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ ایران کی نہایت اشد ضرورتیں پوری کیجاویں (بعد کی خبر) فرانس کے اخبار سیمز کا خیال ہے۔ کہ روس اور برطانیہ عظمےٰ کے مابین ایران کے معمولی معاملات کے متعلق معاہدہ انگلستان اور فرانس کی دوستی کے لئے فال نیک ہے۔ دولتین کو ایران میں امن قائم رکھنے کا حق یکساں حاصل ہے۔ خیال ہے۔ انگلستان اور روس کا ایران کو قرضہ دینا چند شرائط پر مبنی ہے۔ یقین ہے کہ پہلی قسط یعنے ۲ لاکھ پونڈ ابھی ادا نہیں ہوئے۔

حادثہ:۔ سمرالیسٹ کی کان میں اترتے ہوئے ۲۳ چینی رسی کے ٹوٹ جانے سے پاش پاش ہوگئے

ایک اور حادثہ:۔ (لندن ۱۸ اکتوبر) ولاڈیوسٹک کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اسٹیمر وبریگ ساحل سے روانہ ہونے کے وقت ایک کان سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ دوسو مسافر غرق ہو گئے۔

نماز جنازہ | محمد اسماعیل صاحب سکھر نو سے اطلاع کرتے ہیں۔ کہ منشی محمد حیات صاحب احمدی چنیوٹی حال وارد دہڑ ملک سندھ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس مرحوم بھائی کا جنازہ غائبانہ پڑھا جاوے منشی محمد حیات صاحب ایک نیک اور کم گو آدمی تھے۔ خداتعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

رعائتی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۴	۴
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۸	۳
ایک کالم	۷۵	۴۰	۱۲	۶	۲؍۸
½ کالم	۳۵	۱۸	۶	۴	۲
¼ کالم	۲۰	۱۰	۴	۳	۱¾
⅛ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱؍۸
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲؍

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اسواسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۳) اشتہار متواتر دئیے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاوے گا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں۔ ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرۃ کردی جاوے گی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اُجرت واپس کردے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھلا لے۔ مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار کو نامناسب سمجھے۔ تو اس میں مناسب تبدیلی کرلے یا اشتہار کو بند کردے۔

(۹) اُجرت بہرحال پیشگی لی جائے گی مابعد کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

بدر صادق

مورخہ ۶ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۳

جمعہ کا دن گذرنے کے بعد رات کو چاند دیکھا گیا اور ہفتہ کے دن ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو پہلا روزہ ہوا اور یہ مبارک مہینہ رمضان کا شروع ہوا۔ یہ پرچہ اخبار اس ماہ میں پہلا پرچہ ہے اور اس سے قبل کے پرچوں میں بعض ضروری مسائل متعلق رمضان اور اس کی فضیلت کے بارہ میں بیان کئے جاچکے ہیں۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت سمجھئے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال میں اور اس کی تلاش میں کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتیں سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہواں حصہ اس عبادت میں مصروف ہو کر ترک بدی کی مشق میں ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا قرب تلاش کرنے والوں کی راہ میں روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

”حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کرکے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کرکے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کردی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالےٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے کہ کسیقدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کرسکتا خدا تعالےٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین وعلی رضی اللہ عنہ وفاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھکر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی میرے خیال میں ہے۔ کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع واقسام کے مکاشفات تھے ایک اور مجھے فائدہ ... یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کرسکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا۔ کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی میں ترقی کرسکتا ہے اور جبتک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہوگئے۔ انسانوں کے دماغی قوےٰ ایک طرز کے نہیں ہیں پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قوی ضعیف ہیں ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے“۔

الغرض روزوں کا رکھنا خدا تعالےٰ کی رضا کی طلب کے سالکوں کی راہ میں ضروری پڑا ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی دروغ بیانیان

اخویم منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ نے ڈاکٹر مرتد سے خرید کی ہوئی چند ایک کتابیں اُسے واپس کی ہیں۔ اس پر خان صاحب یک دفعہ آگ ببولا ہو کر ناپاک طبع لوگوں کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے اور چوہڑے چماروں جیسے ناپاک الفاظ بولنے لگ پڑے ہیں اور اس گندہ دہانی کے اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچہ کو برگزیدہ کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے بھی غالباً غنیمت سمجھا ہے۔ کہ ہندوؤں کے حق میں منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک کو ناراض کر چکا ہے۔ تو شاید اس کا عوض اس طرح ہو جائے۔ کہ حضرت امام الزمان کے حق میں دشنام دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کے پھر عوام کالانعام کو اپنا فریفتہ بنائے۔ کتابیں تو حبیب الرحمن صاحب نے واپس کیں۔ اور ڈاکٹر صاحب نے گالیوں کی بوچھاڑ حضرت پر شروع کر دی ہے۔ لیکن یہ تعجب کی بات نہیں۔ کمینے لوگوں میں لڑائی کا ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے۔ کہ جب کسی پر خفا ہوتے ہیں تو اس کے پیر کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ڈاکٹر مرتد نے اول سے آخر تک یہ رونا رویا ہے۔ کہ براہین کی قیمت حضرت صاحب نے پیشگی وصول کر لی تھی جس طرح جاہل عیسائیوں نے یہ طرز اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ مسئلہ جہاد۔ غلامی۔ قصہ زینب وغیرہ کے متعلق ہزاروں دفعہ تسلی بخش جواب دیئے جا چکے ہیں۔ مگر گورے اور کالے پادری سرِ بازار پھر وہی مرغے کی ایک ٹانگ کا راگ الاپے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مخالف بھی انہیں باتوں کے معقول جوابات ہزاروں دفعہ سن کر پھر وہی بات رٹے چلے جاتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب میں کچھ دیانت اور امانت کی بو ہوتی۔ تو ان کو مناسب تھا۔ کہ اول ان لوگوں کی فہرست پیش کرتے جنہوں نے قیمت پیشگی دی تھی۔ جو چند ایک معدود آدمی تھے اور پھر اس کے مقابل میں ان لوگوں کی فہرست بھی رکھ لیتے جن کو کتاب مفت تقسیم کی گئی تھی یا صرف برائے نام قیمت پر اور پھر اس زمانہ میں لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ کے خرچ کا اندازہ کرتے کیونکہ اس زمانہ میں قادیان میں کوئی مطبع نہ تھا کام امرت سر میں چھپتا تھا۔ ریل بھی نہ تھی۔ پھر حضرت صاحب کے اشتہار پر جن لوگوں نے قیمتیں واپس لے لیں۔ ان کی فہرست پیش کرتے پھر اس کتاب کے ذریعہ سے غیر مسلمین پر جو حجت قائم ہو چکی ہے۔ اس کی طرف نگاہ کرتے۔ پھر اسی براہین کے معاملہ میں مخالفین کو جو جواب وہ خود (خواہ صدق دل سے خواہ منافقانہ طور پر) دیا کرتے تھے ان پر ہی غور کر لیتے تو ان کو اس قدر دکھ نہ اُٹھانا پڑتا۔ خیر اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور ایسا ہی حضرت صاحب کے پاس چندوں کے بہت آنے یا گھر میں زیور کے ہونے پر جو کچھ مارے حسد کے ڈاکٹر صاحب یا ان کے ہمخیالوں کے سینوں کے اندر اندر نار جہنم شعلہ زن ہے۔ اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا سکتا ہے۔ جس کے واسطے سر دست گنجائش نہیں۔ میں نے اس وقت ایک نہایت مختصر لیکن ضروری بات کے لکھنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون میں جہاں لنگر اور مدرسہ اور میگزین اور الحکم کو بڑے بڑے چندے دینے کا احسان جتلایا ہے۔ وہاں اس اخبار کو بھی ۵ سالیانہ چندہ عطا کرنے کا ممنون احسان بتایا ہے۔ حضرت کے پاس جو چندہ آتا ہے۔ اس کا تو کوئی حساب نہیں رکھا جاتا۔ کوئی اپنی خوشی سے کچھ حضرت کے پیش کش کرتا ہے۔ تو وہ لیتے ہیں۔ ورنہ وہ کبھی کسی سے نہ مانگتے ہیں نہ جتلاتے ہیں۔ اس واسطے اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو ہزاروں چھوڑ لاکھوں کا جھوٹ بولنے کی بھی گنجائش ہے۔ مدرسہ کا انتظام بھی کچھ مدت عاجز کے پاس رہا تھا اور مجھے یاد نہیں پڑتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نام پر کبھی کوئی ایسی رقم دیکھی ہو۔ جس پر وہ اب ڈینگیں مار رہے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ان تمام دعوؤں کی حقیقت کی مثال میں صرف اس اخبار کے متعلق ہی ان کے دلیرانہ جھوٹ کا انتشار کرنا کافی ہوگا۔ آج ڈیڑھ سال سے اخبار بدر کا چارج میرے پاس ہے اور آج تک اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے سنہ ۵ء اور سنہ ۶ء کے چندے میرے سامنے لوگوں سے وصول ہوئے ہیں۔ بلکہ سنہ ۱۹۰۷ء کی بھی پیشگی قیمت بعض سے وصول ہو رہی ہے۔ لیکن اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آج تک میرے سامنے اخبار بدر کو نہیں دی۔

میں تعجب کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو چھوڑا۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بے کار مانا۔ انبیاء پر ایمان لانا غیر ضروری قرار دیا۔ مگر کیا عام اخلاقی باتیں بھی اب ان کے نزدیک قابل عمل نہیں اور کیا اب وہ ایسے خطرناک ہو گئے۔ کہ صریح جھوٹ بولنا اُن کے نزدیک نہ صرف جائز بلکہ فرض اور واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ شاید گذشتہ سالوں میں برادر محمد افضل کو وہ پانچ پانچ روپے دیا کرتے ہوں پُرانے رجسٹر نکال کر بھی دیکھے ہیں۔ مگر اُن سے بھی کہیں شہادت نہیں ملتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اخبار بدر کی قیمت ۵ سالانہ دی ہو۔ رجسٹروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۰۳ء کی قیمت آپ نے صرف ۴ دی تھی سنہ ۱۹۰۴ء کی بھی صرف ۴ دی تھی اور اس کے بعد کے سالوں کی قیمت ۴ سالانہ کے حساب سے دی تھی۔ حالانکہ قیمت ۴ سالانہ ہے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ لنگر کو جو آپ نے ہزاروں روپے دئیے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ باوجود اس جھوٹ کی عادت کے پھر ملہم ہونے کا دعویٰ جس شخص نے ایسی بے باکی سے دروغ بیانی پر کمر باندھی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے الہامات میں شیطان کا کس قدر حصہ ہوگا۔ اور رحمان کا کس قدر۔ اول تو خود ہی یہ کمینگی اور سفلہ پن ہے کہ میں نے یہ دیا تھا وہ دیا تھا اور پھر اس پر جھوٹ در اصل ڈاکٹر نے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کیا ہوگا۔ کہ وہاں کسی نے پڑتال تو کرنی ہی نہیں۔ چلو پیٹ بھر کر جھوٹ بولو کہ میں نے ہزاروں دے لئے۔ اور سینکڑوں خرچ کئے۔ مگر جھوٹے کی عقل ماری جاتی ہے۔ ساتھ ہی اخبار بدر کے متعلق بھی ۵ سالانہ چندہ دینے کا ذکر لکھ مارا۔ اور یہ تو سمجھ لیا ہوگا۔ کہ محمد افضل مرحوم فوت ہو گیا ہے۔ کون پوچھیگا۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ممکن ہو۔ پرانا ریکارڈ موجود ہو۔ اور موجودہ کارکنان پرانے رجسٹروں کی پڑتال ہی کر بیٹھیں۔ نہایت افسوس ہے کہ اس کم حوصلگی اور دروغ بیانی کے ساتھ ایک شخص الٰہی سلسلے کی مخالفت میں خم ٹھونکتا ہے اور نہیں خیال کرتا کہ اس کی ہستی کیا ہے۔ (باقی آیندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر منوّر

درس قرآن شریف

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

تشریح و معانی الفاظ | فسبح - پس تسبیح کر یعنی پاکی بیان کر۔

التسبیح ھو التطہیر - تسبیح پاکیزگی اور طہارت کو کہتے ہین۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ اس سے مراد خانہ کعبہ کی تطہیر ہے۔ کیونکہ کفار نے اس مین بت رکھے ہوئے تھے اور فتح مکہ کا یہ نتیجہ تہا۔ کہ تمام بت وہان سے نکال دیئے گئے۔ اور اس گہر کو خدا تعالیٰ کی اس عبادت کے واسطے خاص کیا گیا۔ جس کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اپنے کاندہون پر اینٹین اٹھا کر اس کی بنا رکہی تہی۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدے جب اپنے رب کے حضور مین کوئی اخلاص کا کام کرتے ہین۔ تو خدا تعالے اس کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل بیابان کے درمیان جہان آدمی چہ چرند پرند بہی نہ ملتا تہا۔ جب خدا کے حکم کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑا۔ اور بعد مین خدا تعالے کی عبادت کے واسطے اس جگہ گہر بنایا۔ تو خدا تعالے نے اس جگہ ایک شہر آباد کر دیا اور بالآخر جب کفار نے اس گہر مین بتون کا ٹہکانا بنا دیا۔ تو محمد جیسے پاک دل کو اس گہر کے مطہر کرنے کا جوش عطا کیا اور خدا کے اس برگزیدہ نے وہ گہر ایسا پاک کیا۔ کہ اس کے بعد کوئی مشرک نزدیک بہی نہیں جا سکتا۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت پر ایک بین اور زندہ دلیل ہے۔ کہ آپ نے اپنی زندگی مین خدا تعالیٰ کی توحید کے قائم کرنے مین ایسی کامیابی دیکھی۔ کہ اس کی نظیر پہلے کسی نبی کے حالات مین پائی نہین جاتی۔

بحمد ربک - ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یعنی ساتھ ستائش پروردگار تو۔ یعنی اپنے رب کی تعریف کر۔ کہ اس نے اپنی خاص ربوبیت کے ذریعہ سے تجھے ہر معاملہ مین کامیاب کیا اور فتح اور نصرت عطا کی ہے۔ یہ اسی قادر توانا کا کام ہے۔ کہ ایک یتیم کو دنیا کا بادشاہ بنا دے اور ایسی فتح عطا کرے۔ جس کی نظیر دنیا بہر کی تاریخ مین موجود نہ ہو۔

واستغفرہ - اور اس سے مغفرت طلب کر غفر کے معنے ہین ڈہانکنا۔ دبانا۔ تمام انبیاء خدا تعالے سے مغفرت مانگا کرتے ہین اور مغفرت مانگنے کے یہ معنے ہین۔ کہ انسان چونکہ کمزور ہے۔ اس کو معلوم نہیں۔ کہ کون سا کام اس کے واسطے بہتری کا ہے اور کون سا نقصان کا کام ہے اور تکلیف کا راستہ ہے۔ پس مغفرت ایک دعا ہے کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے۔ کہ وہ اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب مہیا کرے۔ جن سے وہ بدی سے بچا رہے اور کسی طرح کے ہرج اور تکلیف مین پڑنے سے محفوظ رہے۔ خدا تعالے کے انعام کے حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا نہایت ضروری ہے۔ استغفار کے معنے اور تشریح مین مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جگہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر نقل کر دی جاوے۔ اور وہ یہ ہے۔

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہین۔ کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے۔ جو ڈہانکنے کو کہتے ہین۔ سو اس کے یہ معنی ہین۔ کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطرتی کمزوری کو ڈہانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگون کے لئے اس لفظ کے معنے اور بہی وسیع کئے گئے اور یہ بہی مراد لیا گیا کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے۔ ڈہانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہین۔ کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے۔ فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے۔ اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور روشنی سے روشنی دے۔ کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا۔ بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قوئے اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے۔ ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بہی ہے۔ یعنے جو کچھ بنایا ہے۔ اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بہی ہے یعنے اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے۔ کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے۔ ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچاوے کیونکہ خدا کی خالقیت نے انسان پر یہ احسان کیا۔ کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا۔ پس اسی طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا کہ وہ اس پاک نفس انسانی کو جو خدا کے دونوں ہاتھوں سے بنایا گیا ہے۔ پلید اور خراب نہ ہونے دے لہذا انسان کو تعلیم دی گئی۔ کہ وہ استغفار کے ذریعہ سے قوت طلب کرے۔ پس اگر دنیا مین گناہ کا وجود بہی نہ ہوتا۔ تب بہی استغفار ہوتا۔ کیونکہ در اصل استغفار اس لئے ہے۔ کہ جو خدا کی خالقیت نے بشریت کی عمارت بنائی ہے وہ عمارت مسمار نہ ہو اور قائم رہے اور بغیر خدا کے سہارے کے کسی چیز کا قائم رہنا ممکن نہیں۔

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تہی۔ جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف مین یہ اشارہ فرمایا گیا ہے۔ اللہ لا الہ الا ھو الحیّ القیوم یعنے خدا ہی ہے جو قابل پرستش ہے۔ کیونکہ وہی زندہ کرنے والا ہے اور اسی کے سہارے سے انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ یعنے انسان کا ظہور ایک خالق کو چاہتا تہا اور ایک قیوم کو۔ تا خالق اس کو پیدا کرے اور قیوم اس کو بگڑنے سے محفوظ رکھے سو وہ خالق بہی ہے اور قیوم بہی اور جب انسان پیدا ہو گیا۔ تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا۔ مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے۔ اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا

فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ سورۂ فاتحہ کی اس آیت مین ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں۔ کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمین ٹھوکر سے بچاوے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کمزوری ظہور مین آوے۔ اور ہم عبادت نہ کر سکین۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنی یہی ہین۔ کہ وہ اس لئے نہین ہوتی۔ کہ کوئی حق فوت ہو گیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو اور انسانی فطرت اپنے تئین کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے۔ جیسا کہ بچہ ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ پس جیسا کہ خدا نے ابتدا سے انسان کو زبان آنکھ دل کان وغیرہ عطا کئے ہین ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتدا سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی طرف اس آیت مین اشارہ ہے۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات۔ یعنے خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے۔ کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے اور ایسا ہی ان مردوں اور ان عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہین بطور شفاعت کے دعا کرتا رہ۔ کہ تا جو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائین ہوتی ہین۔ ان کی سزا سے وہ محفوظ رہین اور آئندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاوے یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعلے درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ انسان اعلے درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے۔ کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہے اور تضرعات سے خدا تعالے کی طاقت اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے۔ کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے۔ جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہین۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ انسانی فطرت اپنی ذات مین تو کوئی کمال نہین رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات مین کوئی قوت نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات مین کوئی کامل روشنی نہین رکھتی۔ بلکہ خدا سے اس پر روشنی اترتی ہے۔ اس مین اصل راز یہ ہے۔ کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے۔ تا کہ وہ طاقت بالا کو اپنی طرف کھینچ سکے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہین اور ایسا ہی انسان کامل بھی اسی سرچشمہ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے۔ لہذا انسانون مین سے وہی معصوم کامل ہے۔ جو استغفار سے الہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کشش کے لئے تضرع اور خشوع کا ہر دم سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تا اس پر روشنی اترتی رہے اور ایسے دل کو اس گھر سے تشبیہ دے سکتے ہین۔ جس کے شرق اور غرب اور ہر ایک طرف سے تمام دروازے آفتاب کے سامنے ہین۔ پس ہر وقت آفتاب کی روشنی اس مین پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص خدا سے طاقت نہین مانگتا وہ اس کوٹھڑی کی مانند ہے۔ جس کے چارون طرف سے دروازے بند ہین اور جس مین ایک ذرہ روشنی نہین پڑ سکتی۔ پس استغفار کیا چیز ہے یہ اس آلہ کی مانند ہے۔ جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام راز توحید اسی اصول سے وابستہ ہے۔ کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جاوے ذات باری تعالی کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس مین مصفا خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسان کامل کا استغفار ان شرائین اور عروق کی مانند ہے جو دل کے ساتھ پیوستہ ہین اور خون صافی اس مین سے کھینچتی ہین۔ اور تمام اعضا پر تقسیم کرتی ہین۔ جو خون کے محتاج ہین۔“

انہ کان توابا۔ تحقیق وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ ہر آئینہ خدا ہست برحمت رجوع کنندہ۔ تواب کے معنے ہین بہت توبہ کرنیوالا بہت رجوع کرنے والا۔ جب کہ انسان خدا تعالی کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو خدا تعالے اس سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی پر حدیث شریف مین آیا۔ کہ اگر انسان چل کر خدا تعالے کی طرف جاوے۔ تو خدا اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔

سورہ شریف کے نام

اس سورہ کا ایک نام تو النصر ہے

کیونکہ اس مین ایک نصرت کی بشارت ہے۔ اور اس کا نام فتح بھی ہے۔ کیونکہ ایک ایسی عظیم الشان فتح کی اس مین پیشگوئی درج ہے جس سے اسلامی سلطنت اور فتوحات کی بنیاد رکھی گئی تھی یعنے فتح مکہ۔ ان کے علاوہ ایک نام اس سورت کا سورہ تودیع بھی ہے کیونکہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نعیت الی نفسی۔ اور آپ نے سمجھ لیا۔ کہ ہمارا کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب وقت آگیا۔ کہ ہم اپنے خدا کے پاس چلے جاوین۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے جو آپ کا کام تھا وہ پورا ہو گیا ہے اور اب آپ کو اس دار فانی کو چھوڑنے کا وقت قریب آگیا ہے تو آپ نے ظاہر فرمایا کہ اب مین عالم باقی مین انتقال کرون گا۔ اس بات کو سنکر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگین آپ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو۔ اہل بیت مین سے سب سے پہلے مجھ سے تم ہی ملو گی یہ سنکر وہ مسکرانے لگین۔ اس مین بھی ایک پیشگوئی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ اور آپ کے بعد اہل بیت مین سے سب سے اول جس نے وفات پائی۔ وہ حضرت فاطمہ ہی تھین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا یہ عجیب نمونہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو آنحضرت کی وفات کی خبر نے رلا دیا۔ لیکن پھر اپنی وفات کی خبر نے اسواسطے ہنسا دیا۔ کہ اس مین آنحضرت صلعم کیساتھ دوسرے عالم مین ملاقات کی جلد صورت پیدا ہو گئی تھی۔ اپنے مرنے کا خوف نہیں اور آنحضرت صلعم کے ساتھ ملاقات کی خوشی غالب ہے۔ (باقی آیندہ)

صفحات درس لگا دیے گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دارالامان مین لنگر کے مصارف مین ترقی اور اس کے بالمقابل آمدنی کی کمی کا سوال اور احمدی جماعت کی توجہ کا خیال

میرے معزز برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - دارالامان کے بزرگون مین لنگر کے مصارف کے متعلق کمی آمدنی کا سوال گو بہت عرصہ سے دائر ہے اور بارہا حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس بارہ مین برادران سلسلہ کو توجہ دلائی گئی ہے مگر جہان تک میرا خیال ہے - برادران سلسلہ نے اس طرف اب تک وہ توجہ نہین فرمائی - جو ان کو فرمانی چاہیے تہی - ہر ایک موقعہ پر جب کبہی اسکے متعلق ذکر آیا ہے - تو حضرت امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مد کی طرف سے کافی اطمینان ظاہر نہین فرمایا اس سے پیشتر وقتاً فوقتاً ایک زبردست تحریک کی خدمت ہم مین سے ایک ایسے وجود نے اپنے ذمہ لی ہوئی تہی کہ جس کے اخلاص اور محبت کی قوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب مین اس درجہ تک بڑہی ہوئی تہی کہ جس کا اندازہ کرنا اسی قلب کا کام ہے - جو خود اخلاص محبت اور صدق ووفا مین اس درجہ تک پہنچا ہوا ہو - حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جو قرب اس دلسوز محب کو حاصل تہا - وہ اس عاشقانہ کارروائیون سے ظاہر ہے - جو اپنی زندگی مین اس وفادار خادم نے کین اسکا روشن دماغ اور پاکیزہ فہم سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب نبوت کے ایسا قریب پہنچتا تہا - کہ ہر ایک ضرورت پیش آمدہ کیلئے عین وقت پر قوم کو اور قوم کے مخلص افراد کو اس ضرورت کا احساس کرا دیتا تہا - اسکی زبردست تحریرین اور پرائیویٹ خطوط آئے دن احباب سلسلہ کے دلون مین جنبش پیدا کرتے تھے - اور اس طرح وقتاً فوقتاً تلافی مافات ہوتی رہتی تہی اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ ایسے تفکرات سے مکدر نہ پاتی تہی - اب ہم لیڈر قوم مرحوم وفادار عبد الکریم کو کس کس موقعہ پر یاد کرینگے

اے قوم احمدی کے مخلص خادمون اگرچہ آسمانی وہ ہم کو ہمارے سلسلہ کی ضروریات کی یاد دلانے والا ہمارا پیارا دوست ہم مین نہین رہا مگر کیا اس پیارے اور مہربان دوست کی یاد کو بھی ہم فراموش کر سکتے ہین اور اس کی مخلصانہ اور وفادارانہ کارروائیان ہمکو بھول سکتی ہین - اس لیڈر قوم کی روح ہم مین اپنی بروز کی متلاشی ہے اور مجھے امید ہے - کہ اس مرحوم کے جذبۂ محبت سے حصہ لینے والی روحین تیار ہین کہ جونہی ان کے کان مین کسی ضروری تحریک کی آواز پہنچے تو وہ اس آواز کو قبول کر کے اس طرح اپنے امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل کرین جسطرح ان کے باوفا اور مخلص دوست مولوی عبد الکریم نے حاصل کی - وہ کامل جوش جو اپنے مرحوم بھائی کی مخلصانہ کارروائیون کی یاد سے وہ اپنے دلون کے اندر پاتے ہین - اس کا معنی خیز اور بھائی کی روح کو خوش کرنیوالا نتیجہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی طرح دل وجان سے حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا مین محو ہو جاوین اور ان دقتون کے رفع کرنے مین اسی طرح دل وجان سے کوشان رہین - جسطرح وہ باہمت دوست درد دل سے کوشان رہتا تہا - اگر اس دل بستگی سے مخلص احباب جہان کہین ہون کمربستہ ہو جاوین - تو پہر مین نہین سمجھتا - کہ لنگر کی قلت آمدنی کے متعلق جو شکایت بزرگان دارالامان کے اوقات گرامی کو مکدر کرتی ہے باقی رہ جاوے اور حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس مد کی ناقابل اطمینان حالت کے ذکر کی ضرورت ہو برادران سلسلہ بیشک یہ سچ ہے - کہ اس آسمانی سلسلہ کے متعلق مختلف شاخون سے آپ کے نامون کا تعلق ہے - اور آپ جانتے ہین کہ لنگر کی مد کے ساتھ باقی شاخون کا ایسا ہی تعلق ہے - جیسا ایک درخت کی شاخون کو اس کی اصل کے ساتھ تعلق ہوتا ہے باقی شاخین تو اپنے اپنے کارپرداز منتظمون کے زیر انتظام ہین - ان شاخون کی سرسبزی کی فکر تو اپنے کارپردازان کو ہے - جن کے زیر انتظام وہ شاخین رکہی گئی ہین - جو کچھ تشویش ان کے متعلق پیدا ہو - اس کا رفع کرنا یا کرانا قوم کو متوجہ کرنا انہین منتظمان کے ذمہ ہے اور قوم ان شاخون سے ایک ایسا فائدہ حاصل کر رہی ہے کہ جس کا قریب تر تعلق قوم کی ترقی اور بہبودی کیلئے نہایت ضروری ہے - اور اس طرف سے قوم مطمئن بہی ہے مگر لنگر کی مد ایک ایسی مد ہے جس کا تعلق صرف خاندان نبوت سے ہی ہے اور جس کا انتظام صرف

حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہے اس مد کے متعلق آمدنی کی کمی کا بار حضور مقدس ہی کی ذات پاک پر ہے اطراف واکناف عالم سے جو واردین اور صادرین دارالامان کی پاک سرزمین مین حاضر ہوتے ہین وہ اسی مائدہ آسمانی پر آکر بیٹھتے ہین اور حسب مراتب ہر ایک کی خاطر ومدارات اسی مائدہ سے ہوتی ہے کون جانتا ہے کہ یہ مہمانداری جو اس صاحب رسالت میزبان کے سپرد ہے کہان تک پہنچتی ہے اور ہر ایک مہمان کی فکر کس کو ہے خدا کے بہیجے ہوئے مہمانون کی آمد ورفت کسی وقت کی پابند نہین سینکڑون آتے اور سینکڑون جاتے ہین - خدا کا مرسل اور اس کا عیال رکہ اللہ تعالے اس عیال کو روز افزون ترقی بخشے - اس الہی سلسلہ مین لازم وملزوم کا حکم رکہتے ہین - برادران آپ غور فرماوین کہ اس مائدہ آسمانی کی فراخی مین جو درخت کی جڑ ہے - کوئی نقص واقعہ ہو جاوے - تو باقی شاخین اپنی سبزی اور رونق کس طرح قایم رکھ سکتی ہے - اصل کے نقصان پذیر ہونے سے شاخون کے رونق مین ضرور فرق آجاتا ہے - پس سب سے زیادہ فکر اس اصل کیلئے ضروری ہے - تاکہ اصل کے قایم رہنے سے درخت کی شاخین بہی قایم رہ سکین لنگر کی مد بہی ایک ایسی مد ہے - جو حضور مقدس امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص ذمہ داری مین کسی مخلص شریک ہونے والے کو خالص ثواب بخش سکتی ہے اور نہایت ہی قریب حضور امام ؑ کی خوشنودی حاصل کرنے اور تقرب پانے کا ذریعہ ہے ہم سے جلدی جانیوالے مرحوم وفادار خادم مولوی عبد الکریم صاحب کی نہایت ہی قبول ہونے والی اس مد کے متعلق خاص تحریک تہی اور اس مد کے متعلق حضور رسالتمآب کا ہاتھ بٹانے سے مرحوم نے ایک کامل اخلاص پیدا کر کے امام ؑ کے پاک دل مین اپنا گھر کر لیا تہا اس مد کے اخراجات روز افزون کو ہر وقت وہ خاص نظر سے مشاہدہ کرتے تھے اور اس فکر مین لگے رہتے تھے کہ اس تشویش کو حضور مقدس کے قلب نبوت کے نزدیک نہ آنے دین خود تحریک کرنے اور خود ہی ضروریات پر آئے دن قلم کو حرکت دیتے رہتے تھے - کیون نہ ہو جب خود قرآن کریم مین اللہ تعالے فرماتا ہے - خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا - اے عبد الکریم

کیون اس حکم کے اجرا مین ایسے وقت مین کہ جب سچا حقدار اور مصداق اس آیت کا موجود ہو۔ تہ دل سے کوشش کرنے والا نہ ہوتا۔ برادران قوم سچ پوچھو۔ تو اس مرحوم نے آپ پر بڑا احسان کیا۔ کہ آپ کے تطہر و تزکیہ مین جو بذریعہ مال ہونا ضروری ہے۔ امداد دی۔ اللہ تعالےٰ اس کو جزائے خیر دے۔ اور بہشت برین مین اس کی ترقی درجات کرے۔ اب وقت ہے۔ کہ ہم لوگ اس کی مخلصانہ خدمت کا نمونہ سامنے رکھکر ایسے وقت مین کہ حضور امام ؑ کو اس مد لنگر کے لئے فکر مند ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کی کفالت خاندان رسالت کا خاصہ ہے۔ ہر روز کی تشویش کے دور کرنے مین مصروف ہو جاوین۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر حلقہ مین ایک خاص انتظام لنگر کی آمدنی کے بڑہانے کا کیا جاوے اور ایسی تجاویز سوچی جائین کہ جن سے آیندہ حضور امام صادق علیہ الصلوٰة والسلام کو اس بار فکر سے سبکدوش کیا جاوے اور جب تک حضور اس کے متعلق کامل اطمینان ظاہر نہ فرماوین اس کی امداد مین کوئی پہلو نہ اُٹھا رکہا جائے۔ اے احمدی قوم کے فہیم اور زیرک لوگو! دیکھو آپ نے بیعت کرنے وقت کیا اقرار کیا ہے۔ اپنی عزت آبرو اور وجاہت کو آپ نے قربان کیا ہے۔ وہ دنیا جو دین کے کام کی نہ ہو۔ آپ لوگوں نے اس سے علیحدہ ہو جانے کا عہد باندہا ہے۔ اب آپ ان العہد کان مسؤلا۔ کے نیچے ہین۔ بھائیو! عزیزو! دوستو! اس اپنی ذمہ داری کا خیال کرو۔ دیکھو کس مقام سے کس مقام پر پہنچنے کا ارادہ ہے۔ جس راستہ پر قدم انداز ہوتے ہو۔ اس کا زاد راہ کیا ہی بے شک مالون کا خرچ کرنا اور خدا کی راہ مین پانی کی طرح بہانا بڑی ہی فراخ دلی کو چاہتا ہے مگر آپ خوب سمجھتے ہین کہ یہ کٹھن منزل اور یہ گہاٹی اس خون جگر کے کہانے کے بغیر طے نہین ہوتی۔ فلا اقتحم العقبة وما ادراك ما العقبه فك رقبة او اطعم فی یوم ذی مسغبة یتیما ذا مقربة او مسکینا ذا متربه۔ اس مایدہ آسمانی پر بیٹھنے والے مجموعہ مین یتامٰی۔ مساکین اور مسافرین کا جن کا میزبان خدا کا مرسل ہمارا امام ہے۔ تو اب مالون کے بھیجنے مین کیا دریغ ہے۔ سب حکم ایک مامور کی تابعداری مین پورے ہوتے ہین۔ قرآن کریم کی اطاعت ہر ایک پہلو مین اس مسیح موعود کی اطاعت مین ہے۔ یہ وقت ہے اس سارٹیفکٹ کے حاصل کرنے کا ثم کان من الذین امنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالرحمة اولئك اصحاب المیمنة۔ احمدی خاندانون کی پاک دامن بی بیو جو فطرتاً مردون کی نسبت دردناک نظارون کو دیکھ کر زیادہ متاثر ہونیوالی ہو اس جماعت پر نظر ڈالو جو حضور امام صادق کے قدمون مین حاضر ہوتی ہے۔ تمہاری خیرات کا ٹکڑہ اس سفرۂ عام مین شامل ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے درد بھرے دل کیون پہلو مین بے قرار نہین ہوتے۔ جب تم دیکھتی ہو۔ کہ لنگر کی قلت آمدنی اس مایدہ پر بیٹھنے والون کی دلشکنی اور ان کے مسیح موعود میزبان کی تشویش کا باعث ہوتی ہے۔ اے شریف گھرانون کی پاک دامن خاتونو! اور بھرے گھرون کی زینتو! اُٹھو اور اسی فطرتی درد محبت اور ترس کو لے کر اُٹھو اور اپنے دسترخوانون کا حصہ اس سفرۂ عام پر رکھو۔ جو مسیح موعود نے خدا کے حکم سے تمہاری اور تمہاری قوم کے حاجتمندون اور محتاجون کی بہتری کے واسطے اسلام کی عزت کے لئے بچھایا ہے۔ اس روحانی مایدہ کی قدر دانی اسی پر منحصر ہی کہ حضور امام پاک کے دسترخوان پر حاضر ہونے والے سب کے سب خواہ ابن السبیل ہون۔ یتامٰی ہون [illegible] اس سفرۂ عام سے حصہ پاوین۔ چونکہ قلت آمدنی کی شکایت باوجود اس کے کہ احمدی جماعتین کم و بیش رقومات مد لنگر مین داخل کرنے مین برابر رہی ہین۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کافی امداد اس مد مین نہین پہنچتی اس کمی کے رفع کرنے کے لئے علاوہ ان مقررہ رقومات کے جو قدر قلیل ارسال کی جاتی ہین۔ ایک خاص تجویز کی ضرورت ہے اور وہ تجویز دارالامان کے بعض بزرگون اور اہل الرائے خادمون کے مشورہ سے یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ جب ماہ دسمبر مین بڑے دن کی تعطیلون پر احمدی برادران کا اجتماع ہوا کرے تو سالانہ چندے کی فہرست اس مجمع مین بغرض امداد اخراجات لنگر کہولی جاوے اور یہ روپیہ دست بدست اسی وقت نقد وصول کرکے اس مد مین جمع کر دیا جائے تاکہ اس قلت کا جو مقررہ چندون کے ارسال مین قدرتاً رہی ہے۔ معاوضہ ہوں۔ اگر جملہ احباب اس وقت کم و بیش رقم اپنے زاد راہ پر ایزاد کر لین یا کسی اور تدبیر سے مثلاً ریلوے ٹکٹ نصف قیمت پر لینے سے کچھ روپیہ پس انداز کر سکین۔ تو وہ اس سالانہ چندے مین داخل کر دین چونکہ ان ایام مین عموماً جلسوں پر جانے والے بزرگون کو اپنی فیاضی اور دریا دلی سے سرکار ہی رعایت کرتی ہے۔ اگر ایسی رعایت دارالامان کے سفر کار جلسہ کو حاصل ہو سکے۔ تو وہ اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرین اور اس رعایت سے پس انداز کی ہوئی رقم اس سالانہ چندہ مین داخل کر دی جاوے۔ اس سے اُمید ہے کہ اس مد کے متعلق قلت آمدنی کی شکایت ضرور کچھ کچھ رفع ہو جائے گی۔ اور مجموعی طور پر کل جماعت کے ہر حالت کے افراد کے لئے آسانی ہو گی اور حضور امام کی سچی اور عام خوشنودی حاصل کرنے کا فخر ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ یہ خط بذریعہ اخبار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ سب احباب ملکر اس پر غور کرین اور آیندہ اگر اسی تجویز پر عمل درآمد ہونے کی ضرورت ہو تو اس کی منظوری سے اطلاع دیجاوے اور پھر ہر ایک اہل الرائے بزرگ کا حق ہے۔ جو احسن تدبیر دہ کر سکے کرے تاکہ اسی سال کے سالانہ جلسہ ماہ دسمبر مین مجموعی اتفاق سے اسی پر عملدرآمد شروع ہو جاوے۔ مجھے امید ہے۔ کہ بزرگ ایڈیٹران اخبار الحکم و بدر اس کو اپنے قابل قدر اخبارون کے کالمون مین جگہ دیکر جملہ برادران سلسلہ کی رائے حاصل کرین گے۔ تاکہ جلسہ ماہ دسمبر سال حال سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاوے اور پھر جلسہ پر کارروائی وصول چندہ سالانہ شروع کر دی جاوے۔ فقط

حضور مسیح موعود کا عاجز خادم اور احمدی برادران کا دُعاگو خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ

یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

ریویو

مفرح یاقوتی۔ تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ کی ایک ڈبیہ برائے ریویو ہمارے پاس آئی ہے۔ اس مفرح کی نسبت جب حضرت مولوی نور الدین صاحب فرما چکے ہین کہ بے ریب مفید ہے۔ تو اس کے بعد میری کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن مین نے بھی اس کا استعمال چند روز کیا ہے اور مفید پایا ہے۔ یہ مفرح حکیم صاحب موصوف سے نولکھا لاہور کے پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت ڈبیہ جس مین پانچ تولے مفرح ہوتی ہے چار روپیہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

بابِ خواتین

کیا اولاد خدا کی یاد سے روکتی ہے

ہماری بہنون کا یہ عذر قابل پذیرائی نہین جو وہ کہتی ہین کہ نماز سے غفلت ہو جاتی ہے۔ یا کہ ہمیں ننھے بچے نماز سے روکتے ہین۔ ہمارے حضرت حکیم الامۃ مولنا مولوی نورالدین صاحب کی تقریر مین ایک دفعہ مین نے پڑھا تھا کہ وہ فرماتے ہین کہ ہم بہت سے بھائی تھے۔ مگر ہماری مقدس والدہ مغفورہ نے کبھی نماز مین ناغہ نہین کیا۔ اللہ اللہ۔ ایسی ایسی بزرگ خاتونین بھی ہوئی ہین ایک حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ لڑکوں کا پیشاب جب تک وہ دودھ پیتے ہین۔ پلید نہین۔ پیاری نیک بختو! خدا اور اس کے پاک نبی نے تو تمہارے لئے ایسی ایسی سہولتین پیدا کر دین اور تم بدستور غافل اب ہمارے امام الزمان سلمہ الرحمان کے گھر بھی تو آخر بچے پیدا ہوتے ہین؟ مگر حضرت ام المومنین صاحبہ نے خدا کی عبادت مین کبھی غفلت نہین کی۔ ایک نیک سرشت احمدی خاتون کی ملاقات کا مجھے فخر حاصل ہوا۔ اس نیک بخت نے ایک روٹی توے پر ڈالی اور پاس ایک لڑکی کو بٹھا کر نماز پڑھ لی۔ گو بچہ بلک رہا ہے۔ مگر نماز قضا نہین ہونے دی۔ تمہارے لئے تمہارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی کہ بچہ گود مین لے کر نماز ادا کر لو۔ اور کیا نماز کوئی تکلیف وہ چیز ہے نہین۔ بلکہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس کے دینی فوائد کیا دنیاوی فوائد بھی از حد ہین۔ مین دیکھتی ہون۔ کہ غیر تعلیم یافتہ تو نماز ین پڑھتی ہون گی مگر ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائیون کی بیبیان نماز کے ادا کرنے مین بے حد سست ہین اور وہ اسے ایک ناقابل برداشت بوجھ جانتی ہین۔ پیاری بہنو! اٹھو جاگو یہ زمانہ غفلت کا نہین۔ دیکھو تمہارے پاس ایک ایسا ولی جس کی غلامی کو تمہارے باپ دادا فخر جانتے تھے اور وہ ترستے تھے کہ۔ الٰہی مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہم بھی دیکھین) آچکا ہے اس وقت اس خوشحال زمانہ مین چاہیئے۔ کہ تم عبادت مین خیرات مین۔ غرضیکہ تمام نیکیون مین عملی حالت درست کرو اور ہمارے احمدی بھائیون کو چاہیئے۔ کہ اپنی بیبیون اور بیٹیون وغیرہ سب کو نرمی سے سمجھا دین۔ کہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس بن مسلمانی بالکل کوئی نہین۔ بعض بعض دیہات مین تو اکثر ملان لوگ نماز کو ایک چٹکی جانتے ہین۔ چنانچہ ایسے بھی سنے گئے جو اذان دے کر اگر کوئی آدمی نہ آیا تو گھر چلے آتے ہین۔ پس جب ہمارے معلمون کا یہ حال ہے۔ تو پھر مقتدی جو کچھ بھی کرین وہ تھوڑا ہے۔ مگر ہمارا سلسلہ تو ان کے اثر سے نکل گیا ہے۔ اس لئے احمدیوں کا خاص نشان اب نماز ہو گیا ہے۔ چنانچہ جہان کہین کوئی نماز پڑھے لوگ اور خاص کر ملان کہتے ہین کہ یہ تو مرزائی ہے۔ اللہ اکبر ایک دن وہ تھا کہ مسلمان کا نماز پڑھنے سے ہی امتیاز ہوتا تھا۔ ایک یہ کہ شاذ و نادر ہی کوئی نماز پڑھے۔ تو اسے مرزائی کا خطاب دیا جاتا ہے اور تعلین کی جاتی ہین۔ خیر مین تو اپنے احمدی بھائیون سے دست بستہ التجا کرتی ہون کہ نرمی سے اپنے گھرون مین نماز کی تاکید اور فوائد بیان کرین۔ تاکہ دین و دنیا مین فلاح ہو۔ فقط

رقیمہ نیاز احمدی خاتون از گولیکی
ضلع گجرات پنجاب

دُعا مدد سیّد عظیم الدین صاحب وکیل اپنے برادر زادہ سید عبدالخالق کے واسطے جو بعارضہ صرع علیل ہیں۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہین۔

رمضان المبارک مین رعایت براہین احمدیہ جس کی اصل قیمت صہ ہے رمضان المبارک مین صرف عہ کو دیجاویگی جلد کی قیمت ۲ر علیحدہ ہے۔ درثمین جس کی قیمت ۶ر ہے صرف ۴ر کو دیجاویگی۔ جلد کی قیمت ۲ر علیحدہ ہے۔ درخواستین بنام منیجر بدر قادیان آنی چاہئین۔

غریب کی کون سنتا ہے ہمارے پاس چند غریب شائقین اخبار کی درخواستین آئی ہین۔ کیا کوئی صاحب انکی درخواست کو پورا کر سکتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

المفتی

سوال ۱۹ ۔ نماز تراویح۔ اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت اقدس سے دریافت کیا۔ کہ رمضان شریف مین رات کو اُٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے مین غفلت دکھاتے ہین۔ اگر اول شب مین ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ تو یہ کیا جائز ہوگا۔

حضرت نے جواب مین فرمایا۔ کچھ ہرج نہین پڑھ لین"

سوال ۲۰ ایک شخص نے سوال کیا کہ جب مین نماز مین کھڑا ہوتا ہون۔ تو مجھے حضور قلب حاصل نہین ہوتا۔ کیا اس صورت مین میری نماز ہوتی ہے یا نہین۔ فرمایا۔ کہ انسان کی کوشش سے جو حضور قلب حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ مسلمان وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشان کشان مسجد تک لے جاتا ہے۔ نماز مین کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ یہان تک انسان کی کوشش ہے۔ اس کے بعد حضور قلب کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ نماز مین بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ۔ اسی سے سب دروازے رحمت کے کھل جاوین گے۔

رسید زر

۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء ۳۵ گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۳۳۶ مہر الدین صاحب ۱۲ر
۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۱۹۵ نجیب علی صاحب عہ
۲۸ " " ۲۹ دولت خان صاحب عہ
۲۸ " " عبداللہ صاحب عہ
۲۹ " " فضل حق صاحب ۱۲ر
۲۹ " " ماسٹر شیر علی صاحب عہ
یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء ۳۴۵ محمد سعید صاحب ۲ر

شعر و سخن

نظم

(از اکمل آف گولیکے)

نام اپنا عزیزو اس زمان میں
غلام احمد ہوا دارالامان میں

غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکان اس کا ہے گویا لامکان میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جان میں

غلام احمد مسیحا سے ہے افضل
بروز مصطفےٰ ہو کر جہان میں

غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے
بلاشک جائیگا باغ جنان میں

تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل
یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں

بھلا اس معجزے سے بڑھ کے کیا ہو
خدا اک قوم کا مارا۔ جہان میں

قلم سے کام یوں کر کے دکھایا۔
کہاں طاقت تھی یہ سیف و سنان میں

محمد پھر اتر آئے ہیں۔ ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

غلام احمد مختار ہو کر۔
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں

تری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو
کہ سب کچھ لکھ دیا راز نہان میں

خدا سے تو۔ خدا تجھ سے ہے واللہ
ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

انصار بدر

حکیم فضلدین صاحب قادیانی حال وارد بھیرہ۔ بدر اخبار کے حال پر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکھا کرتے ہیں۔ اور اسکے واسطے نئے خریدار پیدا کرنیکی سعی کیا کرنے ہیں راقم نے اس مضمون پر کہ بعض دوستوں نے ہماری خط کا جواب بھی نہیں دیا تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ایک ظن ہے اور ان بعض الظن اثم۔ میں خریدار پیدا کرنے میں لگا ہوا ہوں چنانچہ حکیم صاحب نے دو خریداروں کے نام بھی لکھے ہیں کہ ان کے نام اخبار جاری کر دیا جاوے اللہ تعالےٰ حکیم صاحب کو جزائے خیر دے اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق نیکی کی عطا فرمادے اور حکیم صاحب کو کامیابی کے ساتھ جلد واپس دارالامان پہنچاوے

حکیم دوست محمد خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ اخبار بدر کے مضامین پر ہمیشہ بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے ہیں اور حال میں حکیم صاحب موصوف نے بہت سے نئے خریدار بنانے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نیک عطا فرمادے۔

برادر فضلدین صاحب ساکن قادیان حال ملازم تحصیل ظفروال حسب معمول اخبار بدر کی خدمت میں مصروف اور کئی ایک خریدار دے چکے ہیں اللہ تعالےٰ اس عزیز بھائی کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ جہاں تک ہو سکے اخبار کیواسطے بہت سے خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بغیر کثرت خریداروں کے اس تھوڑی سی قیمت والی اخبار کا چلنا مشکل ہے ہر ایک بھائی کو چاہئیے۔ کہ اس مفید ارگن قومی کی امداد میں حتی الوسع سعی کرے اور ایک نمونہ قایم کرے ہمارے بہت سے دوست اس قسم کے ہیں جن پر ہماری نظر ہے کہ وہ اس معاملہ میں ہماری امداد کریں لیکن تاحال ان کی طرف سے صدائے برنخاست والا معاملہ ہو رہا ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

(خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا)

مولوی قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اس ضلع کے دیہات میں سلسلہ حقہ کا وعظ کرتے پھرتے ہیں اور ایک سو سے زائد آدمی نئے سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ فقط۔

قاضی عبدالعزیز صاحب ولد کبیرالدین صاحب ساکن تہال بسر
میاں عمرالدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن سرنبہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر
شیخ احمد صاحب ولد شیخ صاحب صوبہ بھوپور ضلع سمبوگہ مقام سوالا پور
عظیم بخش صاحب ولد نتھو۔ ڈومیلی۔ علاقہ بھگواڑہ
میاں کرم الٰہی صاحب۔ خان محمد والہ۔ بھیرہ
احمد حسن صاحب محرر مسٹر ڈی ایو ال بیرسٹر۔ منصوری
احمدالدین صاحب ولد علم الدین قصاب۔ شہر جہلم
ہمشیرہ عبدالعزیز صاحب کشمیری۔ تیجہ کلاں
اہلیہ " " " "
فاطمہ بی بی بھتیجی غلام نبی صاحب۔ امام مسجد پریم کوٹ۔ حافظ آباد
میاں فضل کریم صاحب پٹواری۔ دیکھنے تارڑ تحصیل حافظ آباد
میاں الہ دین صاحب۔ امام مسجد قاضیاں۔ پہلور
فضل کریم صاحب طالب علم۔ مسجد قاضیاں والی بھیرہ
سردار علی صاحب ولد سردار خان صاحب۔ بہورال سنیر پور۔ ریاست پٹیالہ
محمد ظفر بیگ صاحب۔ سامانہ ریاست پٹیالہ
عبداللہ صاحب امام مسجد منصوراں ضلع لودیانہ
محبوب علی صاحب چھٹی رسان " "
میاں اللہ دتا صاحب۔ چک اسکندر۔ کماریاں۔ ضلع گجرات
میاں محمد دین صاحب " " "
احمدالدین صاحب " " "
سمات بیگم " " "
سید کاظم علی صاحب محرر۔ گڑھ۔ نمک۔ پرگنہ سانبھر
ہمشیرہ رحمت خان صاحب۔ احمدی کریام۔ ضلع جالندھر
گلاب الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب ہیرپور۔ علاقہ مہاراج
نواب الدین ولد نورالدین صاحب کنجاہ
محمد اعظم خان صاحب چک نمبر ۱۴۲ اکھیوہ اڑوڑی ضلع لائل پور
محمد عبداللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب۔ پہلور۔ جالندھر

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری سب رجسٹرون وکیلون مختارون۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجرون ساہوکارون زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالون کی تاریخین اور اُن کے مطابق دوسری مروجہ سنون کی تاریخین دریافت کرنے کیلئے جو سرگردانیٔین اور دقتین پیش آتی تہین اور روپیہ ضائع ہوتا تھا۔ اسکا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چہپائی ہے جسمین سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی عیسوی ہجری فصلی سمتی تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایکدوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینہ سے لکھی ہین کہ جس تاریخکو آپ دیکھنا چاہین فوراً دیکھہ سکتے ہین اور اسکے مطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھہ ہی دیکھی جاسکتی ہین یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اسکے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعایت عام خیال کرحساب سے بہی کم یعنی ہے (مجلد ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کی خریداران کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار بدر مین بھجوا دیگا ان کو اور اپنے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی آنہ پر یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر کی پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جاوین۔

اے حقیقی محسن و مربّی خدا سے محبت اور اخلاص کا دم بھرنے والو حقیقی محبوب محمد مصطفےٰ صلعم کے عاشقو اور مداحو! اور قرآن شریف کے فیوض سے بہرہ اُٹھانیکا سچا شوق رکھنے والو!

تمہین مبارک ہو کہ

دُرِّ ثمین (مکمل)

جس مین فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تا امروز فارسی اور اُردو کی

سب شائع شدہ نظمین

درج ہین نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کو ۱۲ صفحون کی موزون جلیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدین بندھ کر طیار ہوگئی ہے۔

ہمنے احباب کے آرام کے لئے اس مین ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اُردو فارسی نظمون کے دو حصے کر کے ان کو علیحدہ علیحدہ دیدیئے ہین جسکا فائدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو مین شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر اُن سے آگے کا نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت پر خریداران دُرِّ ثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب مین بآسانی لگا سکینگے اس طرح سے انکی کتاب مکمل بھی ہوتی جائیگی اور ضائع بھی نہ جاویگی۔

قیمت مجلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ بذمہ خریدار۔ (رمضان مین صرف ۶) ملنے کا پتہ

دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادون کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگون کی اولاد نہین ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہین یا صرف لڑکیان ہی پیدا ہو ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراوین۔ خدا کے فضل سے انشاء اللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اسٹامپ تحریر کر لیوین کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اپنا نذرانہ ادا کرین گے۔ ان کا علاج اندک خرچ والے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماوین بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہندوستان بھر مین دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزون ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے۔ مگر اُسی نے داوٗن مین تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین رض۔ طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب علاقہ ملتان
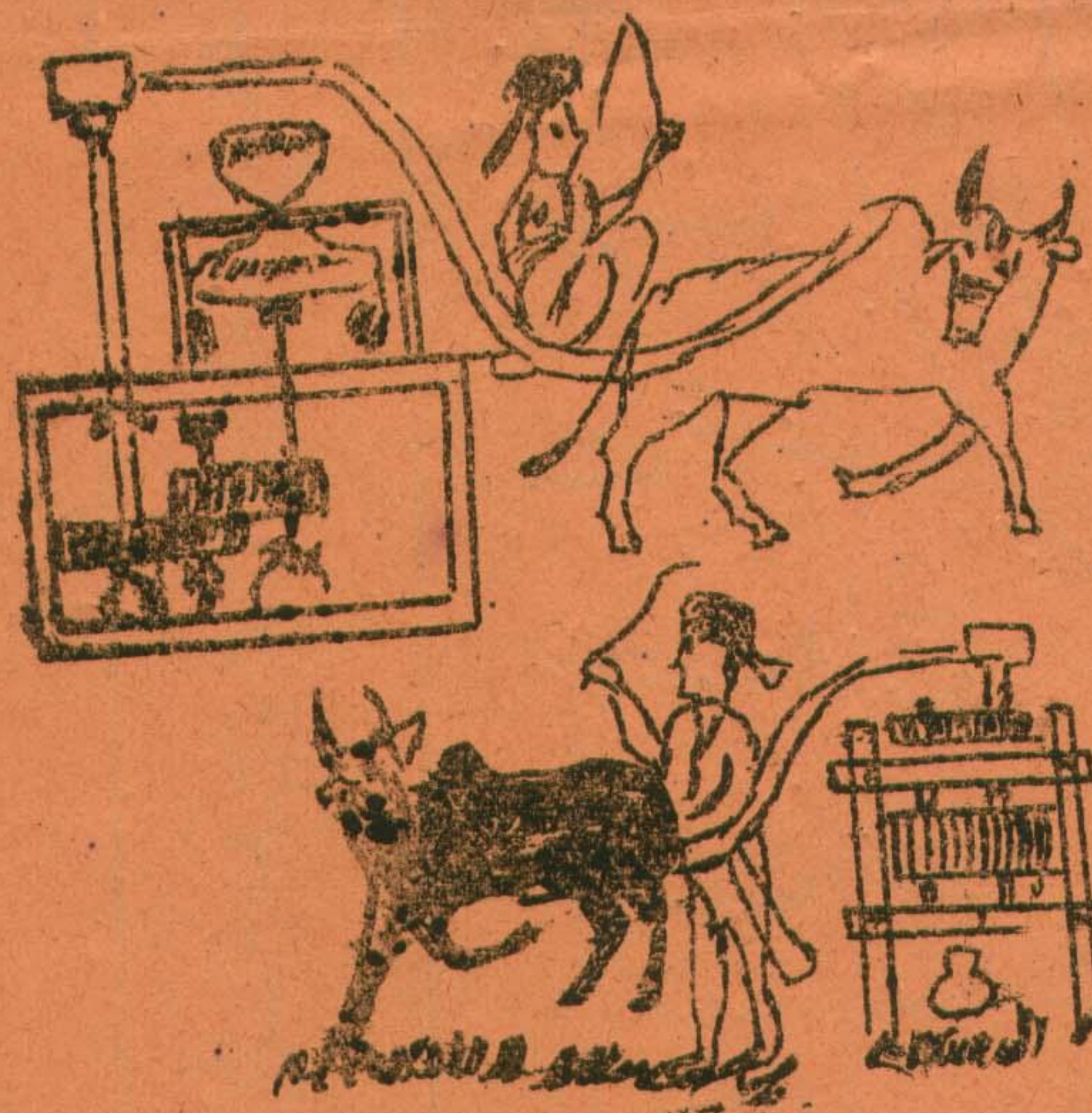
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان مین چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۴ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۴ روپیہ اور دوم مبلغ ۳ مبلغ ۱ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہین۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔